Presented by: https://jafrilibrary.com

جنات کی حقیقت

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مومنین کے لئے خوشخبری

Whatsapp پر دینی معلومات جیسے کہ

عقائد، اخلاقیات، درس قرآن

فقہی مسائل ،"خواتین کے مخصوص مسائل"

وظیفے،ممران کے فقہی سوالات ، جو وہ الگ سے

پوچھ سکتے ہیں

کلماتِ امیر المومنینؑ از نہج البلاغہ ،احادیث

معصومینؑ

ہر مناسبت کے حوالہ سے اعمال

دعائیں اور دیگر دینی معلومات حاصل کرنے کے

لئے قرآن و عترت کے گروپ کو جوائن کریں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قرآن و عترت اکیڈمی کے گروپ میں شامل ہونے

کےلئے ان میں سے کسی ایک پر کلک کریں۔

تمام گروپ میں مشترکہ نشریات بھیجی جاتی ہیں

اسلئے ایک سے زائد گروپ میں شامل نہ ہوں تاکہ

دوسری بھی شامل ہو کر استفادہ کر سکیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قرآن و عترت اکیڈمی کے دینی ویڈیوز Youtube پر دیکھنے کے لئے ہمارے Youtube channel کو Subscribe کریں

اسلامی گرافکس کے لئے Instagram پر Follow کریں

اور ہماری Facebook Page کو Like کریں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جن ّ کی حقیقت (جیسا کہ جن کے لغوی معنی سے معلوم ہوتا ہے کہ) ایک ایسی دکھائی نہ دینے والی مخلوق ہے جس کے لئے قرآن مجید میں بہت سے صفات بیان ہوئے ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ ایک ایسی مخلوق ہے جو آگ کے شعلوں سے پیدا کی گئی ہے، انسان کی خلقت کے برخلاف جو مٹی سے خلق ہوا ہے، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہوتا ہے:

< وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَار >(1)

"اور جنات کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا ہے"

۲۔ یہ مخلوق علم وادراک، حق و باطل میں تمیز کرنے اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

منطق واستدلال کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے (سورہ جن کی مختلف آیات میں اس مطلب کی طرف اشارہ ہوا ہے)

۳۔ جنوں پر تکالیف اور ذمہ داریاں ہیں، (سورہ جن اور رحمٰن کی آیات کا مطالعہ کریں)

۴۔ ان میں سے بعض گروہ مومن اور صالح ہیں اور بعض گروہ کافر ہیں:

< وَاَٴنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَلِکَ (2) >

"اور ہم میں سے بعض نیک کردار ہیں اور بعض اس کے علاوہ ہیں"۔

۵۔ ان کا بھی قیامت میں حشر ونشر اور حساب وکتاب ہوگا < وَاَٴمَّا الْقَاسِطُونَ فَکَانُوا لِجَہَنَّمَ حَطَبًا (3)>

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

"اور نافرمان تو جہنم کے کندے ہو گئے ہیں"۔

۶۔ جن آسمانوں میں نفوذ کی قدرت رکھتے ہیں اور دوسروں کی باتوں کو سن لیا کرتے تھے، لیکن بعد میں ان کی یہ قدرت سلب کر لی گئی، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

>وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَصَدًا۔۴۔

اور ہم پہلے بعض مقامات پر بیٹھ کر باتیں سن لیا کرتے تھے لیکن اب کوئی سننا چاہے گا تو اپنے لئے شعلوں کو تیار پائے گا"۔

۷۔ جن؛ بعض انسانوں سے رابطہ برقرار کر لیتے ہیں اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بعض محدود اسرار سے مطلع ہونے کے بعد انسانوں کو اغوا کرلیتے ہیں:

< وَاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنْ الْانسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالِ مِنْ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا۔ (5)

اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات کے بعض لوگوں کی پناہ ڈھونڈ رہے تھے تو انھوں نے گرفتاری میں اور اضافہ کر دیا"۔

۸۔ جنوں کے درمیان بہت سے بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں، جیسا کہ بعض طاقتور لوگ انسانوں کے درمیان بھی ہوتے ہیں:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

> قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ اَنَا آتِيكَ بِہِ قَبْلَ اَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ۔٦

جنات میں سے ایک دیو نے کہا کہ میں اتنی جلدی لے آؤں گا کہ آپ اپنی جگہ سے بھی نہ اٹھیں گے"۔

۹۔ جن؛انسانوں کے بعض ضروری کاموں کو انجام دینے کی طاقت رکھتے ہیں> :

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ

كَالْجَوَابِ" (7)>

اور جنات میں ایسے افراد بنادئے جو خدا کی اجازت سے ان کے سامنے کام کرتے تھے یہ جنات سلیمان کے لئے جو وہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چاہتے تھے بنا دیتے تھے جیسے محرابیں، تصویریں اور حوضوں کے برابر پیالے اور بڑی بڑی زمین میں گڑی ہوئی دیگیں"۔

۱۰۔ زمین پر ان کی خلقت انسانوں کی خلقت سے پہلے ہو چکی تھی < :وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ" (8) <اور جنات کو اس سے پہلے زہریلی آگ سے پیدا کیا"۔

(قارئین کرام!) ان کے علاوہ بھی جنوں کی دوسری خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔

جبکہ عوام الناس میں یہ بات مشہور ہے کہ جنات انسانوں سے بہتر ہیں، لیکن قرآنی آیات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسان، جنوں سے بہتر ہیں کیونکہ خداوند عالم نے جتنے بھی انبیاء اور مرسلین ہدایت کے لئے بھیجے ہیں وہ سب انسانوں میں سے تھے، اور انھیں میں سے پیغمبر اکرم (ص) بھی ہیں، ان پر جنوں کا ایمان تھا اور آپ کی اتباع و پیروی کی، اسی طرح شیطان کا جناب آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنا جس کی وضاحت قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے، یہ جنوں کے سرداروں میں سے تھا، (سورہ کہف، آیت نمبر ۵۰) یہ خود انسان کی فضیلت کی دلیل ہے۔

یہاں تک ان چیزوں کے بارے میں بیان ہوا ہے جو قرآن مجید میں اس دکھائی نہ دینے والی مخلوق کے بارے میں بیان ہوا ہے اور جو ہر طرح کے خرافاتی اور غیر علمی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مسائل سے خالی ہے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ جاہل عوام الناس نے جنوں کے سلسلہ میں بہت سے خرافات گڑھ لئے ہیں جو عقل و منطق سے دور ہیں، اور اسی وجہ سے اس موجود کا ایک خرافاتی اور غیر منطقی چہرہ پیش کیا گیا کہ جس وقت لفظ "جن" زبان پر جاری کیا جاتا ہے تو اس کے سلسلہ میں چند خرافاتی چیزیں بھی ذہن میں آتی ہیں، منجملہ: عجیب و غریب اور وحشتناک شکل و صورت، دُمدار اور سُم دار موجود! آزار واذیت پہچانے والے، حسد و کینہ رکھنے والے اور برا سلوک کرنے والے وغیرہ وغیرہ۔

حالانکہ اگر جنوں کو ان تمام خرافات اور بے بنیاد

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چیزوں سے الگ رکھا جائے تو اصل مطلب قابل قبول ہے،
کیونکہ اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ موجودات
صرف وہی ہیں جس کو ہم دیکھ سکتے ہوں، اس سلسلہ میں
علماءاور دانشوروں کا کہنا ہے کہ جن موجودات کو ہم اپنے
حواس کے ذریعہ درک کر سکتے ہیں وہ ان موجودات کے
مقابلہ میں بہت کم ہیں جن کو ہم درک نہیں کر سکتے۔
ادھر چند سال پہلے تک کہ جب ذرہ بینی موجودات کشف
نہیں ہوئی تھی، کسی کو یہ یقین نہیں ہوتا تھا کہ ایک قطرہ
پانی یا ایک قطرہ خون میں ہزاروں زندہ موجودات پائے
جاتے ہیں، جن کو انسان دیکھنے سے قاصر ہے۔ اور اسی
طرح دانشوروں کا کہنا ہے کہ ہماری آنکھیں محدود رنگوں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کو دیکھ سکتی ہیں اور ہمارے کان صرف محدود آواز کو سن سکتے ہیں، جبکہ ہم جن رنگ اور آواز کو دیکھتے یا سنتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ہیں، اور ہمارے دائرۂ ادراک سے باہر ہیں۔

لہٰذا جب اس دنیا کی یہ حالت ہے تو کونسے تعجب کی بات ہے کہ اس جہان میں دوسری زندہ موجوات بھی ہوں جن کو ہم نہیں دیکھ سکتے، اور اپنے حواس کے ذریعہ درک نہیں کر سکتے، اور جب ایک سچی خبر دینے والے صادق پیغمبر اسلام (ص) نے خبر دی ہے تو پھر ہم اس کو کیوں نہ قبول کریں؟

بہر حال ایک طرف قرآن کریم جنّات کے بارے میں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مذکورہ خصوصیات کے ساتھ خبر دے رہا ہے اور دوسری طرف ان کے نہ ہونے پر کوئی عقلی دلیل ہمارے پاس نہیں ہے، تو ہمیں قبول کرلینا چاہیئے، اور غلط تاویلات سے پرہیز کرنا چاہیئے، اسی طرح اس سلسلہ میں عوامی خرافات سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے۔

اس نکتہ پر توجہ کرنا چاہیئے کہ کبھی کبھی جنّات کا اطلاق ایک وسیع مفہوم پر ہوتا ہے جن میں نظر نہ آنے والی کئی موجودات شامل ہیں، چاہے ہماری عقل ان کو درک کرے یا نہ کرے، یہاں تک کہ بعض وہ حیوانات جو آنکھوں سے دکھائی دیتے ہیں جو عام طور پر آشیانوں میں چھپے رہتے ہیں، اس وسیع معنی میں داخل ہیں۔ اس بات

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پر پیغمبر اکرم (ص) سے منقول ایک حدیث شاہد ہے جس میں آنحضرت (ص) نے فرمایا: "خداوند عالم نے جنوں کی پانچ قسم پیدا کی ہیں، ایک قسم وہ جو ہوا کی طرح دکھائی نہیں دیتے، دوسری قسم سانپ کی طرح، ایک قسم بچھوؤں کی طرح، ایک قسم زمین کے حشرات اور ایک قسم انسان کی طرح ہے جن کے لئے حساب وکتاب رکھا گیا ہے"۔۹

اس روایت اور اس کے وسیع مفہوم کے پیش نظر جنوں کے حوالہ سے بعض روایات اور واقعات میں بیان ہونے والی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔

مثال کے طور پر ہم حضرت علی علیہ السلام سے منقول

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روایات میں پڑھتے ہیں: "لَاتَشْرَبِ الْمَاءَ مِنْ ثُلْمَةِ الْاِنَاءِ وَلَا مِنْ عُرْوَتِهِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَقْعُدُ عَلَی الْعُرْوَۃِ وَالثُّلْمَةِ" (33)

"ٹوٹے ہوئے ظرف یا دستہ کی طرف سے پانی نہ پیو کیونکہ شیطان ٹوٹے ہوئے کنارے اور دستہ کی طرف بیٹھتا ہے۔

چونکہ "شیطان" بھی جنّا تمیں سے ہے، اور چونکہ ظرف کا ٹوٹا ہوا حصہ اور دستے کی طرف جراثیم ہوتے ہیں، لیکن بعید از نظر دکھائی دیتا ہے کہ "جنّات اور شیطان"، "عام معنی" کے لحاظ اس طرح کی موجودات کو بھی شامل ہو جائے، اگرچہ خاص معنی رکھتے ہیں یعنی (جنّات) ایسی موجود کو کہا جاتا ہے جن کے یہاں فہم و شعور اور ذمہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

داری وفرائض ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ میں اور بہت سی روایات موجود ہیں۔۱۰۔۱۱

حوالہ جات

(1) سورۂ رحمٰن، آیت ۱۵ (2) سورۂ جن، آیت ۱۱

(3) سورۂ جن، آیت ۱۵

(4) سورۂ جن، آیت ۹

(5) سورۂ جن، آیت ٦

(6) سورۂ نمل، آیت ۳۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(7) سورۂ سبا، آیت ۱۲۔ ۱۳ (8) سورۂ حجر، آیت ۲۷ (9) سفینۃ البحار، جلد اول، صفحہ ۱۸۶ (مادہ جن)

(10) کتاب "کافی"، جلد ۶، صفحہ ۳۸۵، () کتاب الاطعمۃ والاشربۃ، باب الاوانی، حدیث ۵

(11) اولین درسگاہ آخرین پیامبر، جلد اول میں تقریباً ۲۳ روایتیں اس سلسلہ میں بیان ہوئی ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com